احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

پیر 20۔جون 2011ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر20جون2011ء17رجب1432ہجری20احسان1390ہش جلد61-96نمبر140

ہر دروازے پر

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جمعہ کے دن اللہ کے گھر کے ہر دروازے پر فرشتے ہوتے ہیں وہ خدا کے گھر میں پہلے آنے والوں کو پہلے لکھتے ہیں اور آنے والوں کی فہرست ترتیب وار تیار کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب امام خطبہ شروع کرتا ہے تو وہ اپنا رجسٹر بند کردیتے ہیں اور ذکر الٰہی سنتے ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب الاستماع حدیث نمبر:877)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ارکان نماز کی حقیقت

ارکان نماز دراصل روحانی نشست وبرخاست ہیں۔ انسان کو خدا تعالیٰ کے روبرو کھڑا ہونا پڑتا ہے اور قیام بھی آداب خدمتگاران میں سے ہے۔ رکوع جو دوسرا حصہ ہے بتلاتا ہے کہ گویا تیاری ہے کہ وہ تعمیل حکم کو کس قدر گردن جھکاتا ہے اور سجدہ کمال آداب اور کمال تذلل اور نیستی کو جو عبادت کا مقصود ہے ظاہر کرتا ہے۔ یہ آداب اور طرق ہیں جو خدا تعالیٰ نے بطور یادداشت کے مقرر کردیئے ہیں اور جسم کو باطنی طریق سے حصہ دینے کی خاطر ان کو مقرر کیا ہے۔ علاوہ ازیں باطنی طریق کے اثبات کی خاطر ایک ظاہری طریق بھی رکھ دیا ہے۔ اب اگر ظاہری طریق میں (جو اندرونی اور باطنی طریق کا ایک عکس ہے) صرف نقال کی طرح نقلیں اتاری جاویں اور اسے ایک بار گراں سمجھ کر اتار پھینکنے کی کوشش کی جاوے، تو تم ہی بتاؤ۔ اس میں کیا لذت اور حظ آسکتا ہے؟ اور جب تک لذت اور سرور نہ آئے۔ اس کی حقیقت کیونکر متحقق ہوگی اور یہ اس وقت ہوگا جبکہ روح بھی ہمہ نیستی اور تذلل تام ہو کر آستانہ الوہیت پر گرے اور جو زبان بولتی ہے، روح بھی بولے۔ اس وقت ایک سرور اور نور اور تسکین حاصل ہو جاتی ہے۔

میں اس کو اور کھول کر لکھنا چاہتا ہوں کہ انسان جس قدر مراتب طے کر کے انسان ہوتا ہے .... اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا معترف ہو اور وہ نقشہ ہر آن اس کے ذہن میں کھنچا رہے۔ تو بھی وہ اس قابل ہو سکتا ہے کہ ربوبیت کے مدمقابل میں اپنی عبودیت کو ڈال دے۔ غرض مدعا یہ ہے کہ نماز میں لذت اور سرور بھی عبودیت اور ربوبیت کے ایک تعلق سے پیدا ہوتا ہے۔ جب تک اپنے آپ کو عدم محض یا مشابہ بالعدم قرار دے کر جو ربوبیت کا ذاتی تقاضہ ہے نہ ڈال دے۔ اس کا فیضان اور پرتَو اس پر نہیں پڑتا۔ اور اگر ایسا ہو تو پھر اعلیٰ درجہ کی لذت حاصل ہوتی ہے۔ جس سے بڑھ کر کوئی حظ نہیں ہے۔

سچی نماز

اس مقام پر انسان کی روح جب ہمہ نیستی ہو جاتی ہے تو وہ خدا کی طرف ایک چشمہ کی طرح بہتی ہے اور ماسویٰ اللہ سے اسے انقطاع تام ہو جاتا ہے۔ اس وقت خدا تعالیٰ کی محبت اس پر گرتی ہے۔ اس اتصال کے وقت ان دو جوشوں سے، جو اوپر کی طرف سے ربوبیت کا جوش اور نیچے کی طرف سے عبودیت کا جوش ہوتا ہے، ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اس کا نام صلوٰۃ ہے۔ پس یہی وہ صلوٰۃ ہے جو سیئات کو بھسم کر جاتی ہے اور اپنی جگہ ایک نور اور چمک چھوڑ دیتی ہے۔ جو سالک کو راستہ کے خطرات اور مشکلات کے وقت ایک منور شمع کا کام دیتی ہے اور ہر قسم کے خس وخاشاک اور ٹھوکر کے پتھروں اور خاروخس سے جو اس کی راہ میں ہوتی ہیں، آگاہ کر کے بچاتی ہے اور یہی وہ حالت ہے جبکہ .... (العنکبوت:46) کا اطلاق اس پر ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کے ہاتھ میں نہیں اس کے دل میں ایک روشن چراغ رکھا ہوا ہے اور یہ درجہ کامل تذلل، کامل نیستی اور فروتنی اور پوری اطاعت سے حاصل ہوتا ہے۔ پھر گناہ کا خیال اسے کیونکر آسکتا ہے اور انکار اس میں پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ فحشاء کی طرف اس کی نظر اٹھ ہی نہیں سکتی۔ غرض ایک ایسی لذت، ایسا سرور حاصل ہوتا ہے کہ میں نہیں سمجھ سکتا کہ اسے کیونکر بیان کروں۔

(ملفوظات جلد اول ص104)

حضور انور ایدہ اللہ کے خطابات

برموقع جلسہ سالانہ جرمنی 2011ء

جلسہ سالانہ جرمنی 2011ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات درج ذیل شیڈیول کے مطابق ایم ٹی اے پر لائیو نشر ہوں گے۔

مورخہ 24 جون 2011ء بروز جمعہ

لائیو نشریات پاکستانی وقت کے مطابق
(سہ پہر 3:00 تا 11:30 بجے رات)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ شام 5:00 بجے لائیو نشر ہوگا۔

مورخہ 25 جون 2011ء بروز ہفتہ

لائیو نشریات پاکستانی وقت کے مطابق
(دوپہر 12:30 تا 11:30 بجے رات)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب سہ پہر 3:00 بجے اور مہمانوں سے خطاب شام 7:00 بجے نشر ہوگا

مورخہ 26 جون 2011ء بروز اتوار

لائیو نشریات پاکستانی وقت کے مطابق
(دوپہر 12:30 تا 11:30 بجے رات)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب رات 8:00 بجے نشر ہوگا۔

احباب تمام پروگرام سے بھرپور استفادہ فرمائیں۔

مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ

''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کا عملی اظہار

سیرالیون کے پچاسویں یوم آزادی کے موقع پر بیت الحمید لاس اینجلس میں تقریب

سیرالیون مغربی افریقہ کے ان خوش قسمت ممالک میں سے ہے جہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مستحکم ہو چکی ہے اور دن رات خدمت انسانیت میں مصروف ہے۔ سیرالیون کو سلطنت برطانیہ کے ماتحت ایک لمبا عرصہ رہنے کے بعد 1961ء میں آزادی حاصل ہوئی۔ اس وقت وہاں پر امیر و (مربی) انچارج جناب مولانا محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری تھے۔

سیرالیون مغربی افریقہ کا ایک اہم ملک ہے۔ جہاں احمدیت کی آواز (بذریعہ لٹریچر) 1915ء میں پہنچی اور سب سے پہلے امام موسیٰ گابر (GABBER) کو قبول حق کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس کے بعد یہاں فروری 1921ء میں حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کے ہاتھوں دوبارہ احمدیت کا بیج بویا گیا۔ مولوی نذیر احمد علی صاحب نے اس بیج کی اپنے خون سے آبیاری کی اور مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری اور ان کے بعد دوسرے مجاہدین تحریک جدید اس کی نشوونما کے لئے مصروف سعی وجدوجہد رہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 7 صفحہ 433 جدید ایڈیشن)

اس وقت سے لے کر اب تک یہاں پر جماعت احمدیہ کی طرف سے متعدد مربیان بھجوائے گئے جنہوں نے اپنی انتھک محنت کے ذریعہ خلافت کی راہنمائی میں وہاں کے باشندوں کی معاشرتی، روحانی، اخلاقی فلاح و بہبود کے لئے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ یہاں پر باقاعدہ پہلے مربی مولوی نذیر احمد علی صاحب 1937ء میں ''روکوپر'' پہنچے۔ سب سے پہلا پرائمری سکول 1939ء میں کھولا گیا۔ 1960ء میں بَو میں پہلا سیکنڈری سکول کھولا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت جماعت احمدیہ کے 200 پرائمری سکول اور 53 سیکنڈری سکول ملک میں تعلیم کو رواج دے رہے ہیں اور یہ تعلیمی ادارے اپنی حسن کارکردگی میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے قائم کردہ ان سکولوں کے معیار کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ملک کے طول وعرض سے آنے والے طلباء ان سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد ملک میں امتیازی عہدوں پر قائم ہیں اور اس طرح ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

سیرالیون میں جماعت احمدیہ نہ صرف تعلیمی میدان میں یہاں کے لوگوں کی خدمت بجا لا رہی ہے بلکہ افراد کی صحت اور علاج معالجہ کے لیے ہسپتال قائم کئے گئے ہیں تا کہ زیادہ سے زیادہ علاج کی سہولیات مہیا کی جا سکیں۔ سول وار سے پہلے یہاں پر جماعت کے پانچ ہسپتال تھے، لیکن ملک میں خانہ جنگی کے باعث اب تین ہسپتال کام کر رہے ہیں۔ یہاں جماعت کا ایک ریڈیو سٹیشن بھی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام افریقن ممالک اور دیگر ملکوں کو استحکام بخشے اور انہیں احمدیت قبول کرنے کی توفیق دے۔

سیرالیون 26 اور 27/اپریل 1961ء کی درمیانی شب کو آزاد ہوا اور اسی تاریخ کو جشن آزادی منایا جاتا ہے۔ 1961ء میں جشن آزادی کے موقع پر حکومت سیرالیون نے جماعت احمدیہ سے بھی درخواست کی تھی کہ وہ اس موقع پر اپنے نمائندہ کو بھجوائیں۔ چنانچہ مرکز سے مکرم ومحترم شیخ بشیر احمد صاحب بطور نمائندہ تشریف لائے اور مکرم مولانا محمد صدیق شاہد صاحب گورداسپوری امیر و مشنری انچارج سیرالیون کے ساتھ اس تقریب میں شامل ہوئے۔ اس سلسلہ میں سیرالیون کے اس وقت کے نائب وزیر اعظم جناب آنریبل مصطفیٰ سنوسی نے بہت کام کیا۔

سیرالیون میں جماعت احمدیہ کے اس مختصر سے تعارف کے بعد خاکسار اس تقریب کا تذکرہ کرنا چاہتا ہے جو بیت الحمید لاس اینجلس میں سیرالیون کے یوم آزادی کے موقع پر منعقد کی گئی۔ اس تقریب کا انعقاد دین حق کی حسین تعلیمات کا منہ بولتا ثبوت اور جماعت احمدیہ کے ماٹو ''محبت سب کے لیے، نفرت کسی سے نہیں'' کا عملی اظہار ہے۔ باوجود عقیدے کی مخالفت اور باہم اختلاف کے جماعت احمدیہ نے یہ تقریب آزادی اپنی بیت الذکر میں منعقد کروائی اور عملی نمونہ سے یہ درس دیا کہ جس طرح ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے باوجود عقائد کے اختلاف کے نجران کے عیسائیوں کے وفد کو مسجد نبوی میں اپنے طریق سے عبادت کا موقع دیا اسی طرح ہماری بیوت الذکر بھی ان لوگوں کے لیے کھلی ہیں جو ہمارے ساتھ عقائد میں اختلاف رکھتے ہیں۔

امریکہ ایسا ملک ہے جس کے مختلف شہروں میں سیرالیون کے باشندے قیام پذیر ہیں بالخصوص واشنگٹن، میری لینڈ اور لاس اینجلس کے علاقہ میں ان کی کثرت ہے۔ اور ان میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جنہوں نے جماعت احمدیہ کے سکولوں سے اپنی تعلیم مکمل کی ہے جسے وہ بڑے فخر کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

خاکسار کو سیرالیون میں تقریباً چار سال تک خدمت کی سعادت ملی ہے جس وجہ سے یہاں کے لوگوں سے ایک خاص قلبی لگاؤ پیدا ہو گیا ہے۔ اب بھی میری لینڈ اور لاس اینجلس میں سیرالیونین کمیونٹیز سے رابطہ قائم ہے۔ دو تین مہینے پہلے خاکسار جب واشنگٹن گیا تو سیرالیون کے سفیر سے بھی ملاقات کا موقع ملا۔ سفیر صاحب حال ہی میں امریکہ پہنچے ہیں۔ ان سے قبل جتنے بھی سفیر رہ چکے تھے خاکسار کا ان سب کے ساتھ تعارف ہے۔ موجودہ سفیر صاحب کا نام Hon Bockari Stevens ہے۔ جب میں ان سے ملنے کے لیے گیا تو وہ بہت خندہ پیشانی سے پیش آئے اور دوران ملاقات جماعت احمدیہ کی تعلیمی وطبی میدان میں خدمات کو بار بار سراہتے رہے۔ خاکسار نے انہیں اس موقعہ پر قرآن مجید مع شارٹ کمنٹری اور کچھ کتب بھی تحفۃً پیش کیں۔ جس پر سفیر صاحب نے خاکسار کو سیرالیون کا جھنڈا تحفہ میں دیا۔

لاس اینجلس کی مسلم کمیونٹی کے ساتھ رابطہ ہونے پر جب میں ان سے ملنے گیا تو میں نے ان کے سامنے یہ تجویز پیش کی کہ ہم بیت الحمید چینو میں سیرالیون کے پچاسویں یوم آزادی کی تقریب منعقد کرتے ہیں۔ اس تجویز پر سب بہت خوش ہوئے چنانچہ اس سلسلہ میں انتظامات کا کام ایک آرگنائزیشن کے سپرد ہوا۔ اس سلسلہ میں 8 مئی کو بیت الحمید میں ہم نے اس تقریب کا اہتمام کیا قریباً 50 سیرالیونین اپنے فیملیز اور بچوں کو لے کر بیت الحمید پہنچے۔ سٹیج پر آرگنائزیشن کے صدر جناب حمیدو حامد صاحب، سیکرٹری مکرم عبدالقاسم صاحب تھے۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی جناب ڈاکٹر یسلی کراس صاحب تھے۔ امام مکرم تیجان سیسے صاحب اور میتھوڈسٹ چرچ کے پادری رونلڈ اور خاکسار بھی مہمانان میں شامل تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ Imam Tejan se say نے بڑی خوبصورت اور عمدہ آواز میں کی۔ مکرم صدر صاحب حمیدو حامد صاحب نے استقبالیہ پڑھا اور سیرالیون میں جماعت کی خدمات کو بیان کیا اور بیت الحمید میں اس اہم اور تاریخی تقریب کے انعقاد پر جماعت کا شکریہ بھی ادا کیا۔ مکرم حمیدو حامد صاحب نے پھر خاکسار کا تعارف کرایا اور اس موقعہ پر تقریر کرنے کی دعوت دی۔ اس موقع پر سیرالیون اور امریکہ کا جھنڈا بھی لگایا گیا تھا۔

خاکسار نے اپنی تقریر میں سیرالیون کے احباب کو مبارکباد دی اور کہا کہ یہ ایک اہم تاریخی موقع ہے۔ اس کے بعد خاکسار نے جناب سفیر سیرالیون عزت مآب Mr. Bockari Stevens سے فون پر درخواست کی کہ وہ خطاب کریں۔ جناب سفیر صاحب نے فون پر 3، 4 منٹ کا خطاب کیا اور سیرالیون کے لوگوں کو مبارک باد دی اور جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا کہ یہ تقریب بیت الحمید میں منعقد کی جا رہی ہے۔ انہوں نے جماعت کی خدمات جو وہ سیرالیون میں بجا لا رہی ہے اس کا بھی تعریفی انداز میں تذکرہ کیا۔

مکرم سفیر صاحب سیرالیون کی تقریر کے بعد خاکسار نے ان کا شکریہ بھی ادا کیا اور پھر میتھوڈسٹ چرچ کے پادری جناب Rev Reynold صاحب نے تقریر کی اور دعا پڑھی۔ اس موقع کی اہم تقریر کے لیے سیرالیونین آرگنائزیشن نے Dr. Leslie Cross سے درخواست کی تھی انہوں نے نصف گھنٹہ تقریر میں سیرالیون میں ہونے والے معاشی و اقتصادی ترقیات کا ذکر کیا۔ اس کے بعد سیرالیون اور امریکہ کے قومی ترانے پیش کئے گئے۔

آخر میں خاکسار نے مکرم ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب نائب امیر وصدر جماعت لاس اینجلس ایسٹ اور مکرم عاصم انصاری صاحب صدر جماعت ان لینڈ ایمپائر کی طرف سے سیرالیون کے مہمانوں کی خدمت میں کتاب Mosques Around the World کی ایک ایک کاپی تحفۃً دی جو سب نے بہت پسند کی۔ یہ کتاب مکرم انور محمود خان صاحب نے خلافت جوبلی کے موقع پر تیار کی تھی۔ سیکرٹری عبدالقاسم صاحب اور دیگر احباب نے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور ساتھ ہی کہا کہ ہمیں اپنے بچوں کو نماز سکھانے کے لئے دینی کتابیں چاہئیں۔ چنانچہ سب حاضرین کو کتاب Muslim Prayer تحفہ میں دی گئی۔ احباب نے بہت سا لٹریچر بھی اس موقع پر لیا۔ مثلاً Muslim For Peace اور Muslim for Loyalty اور احمدیت کے متعلق تعارفی لٹریچر ان کو دیا گیا۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

اس موقع پر جماعت کی طرف سے سب حاضرین کی خدمت میں کھانا بھی پیش کیا گیا جو مکرم محمد نعیم جمیل صاحب اور ان کی والدہ نے سب کے لیے بنایا تھا۔ خدام الاحمدیہ نے بھی محنت کے ساتھ سب انتظامات کئے۔ اس تقریب کا ایک فائدہ یہ بھی ہوا کہ جماعت کے دوستوں نے سیرالیونین دوستوں کے فون نمبر اور ایڈریسز لے لئے تا کہ آئندہ بھی رابطہ قائم رکھا جا سکے۔

نجات کیا ہے ؟

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

نجات ہے کیا چیز؟ نجات کی حقیقت تو یہی ہے کہ انسان گناہوں سے بچ جاوے اور فاسقانہ خیالات آ آ کر دل کو سیاہ کرتے ہیں ان کا سلسلہ بند ہو کر سچی پاکیزگی پیدا ہو۔

(ملفوظات جلد دوم ص 1)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

ابن کریم

کام جو کرتے ہیں تیری راہ میں، پاتے ہیں جزا

آج کی نشست میں یہ ذکر کرنا مقصود ہے کہ حضرت مسیح موعود کے کاموں میں خداتعالیٰ نے اس طرح برکت رکھی ہے کہ ہر خدمت کرنے والا ارادی یا غیرارادی طور پر یہ محسوس کرتا ہے کہ الٰہی نصرت اس کے شامل ہے قدم قدم پر اسے نصرت حاصل ہوتی محسوس ہوتی ہے۔ دراصل اس کی خبر اس عظیم الشان الہام میں ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ انی معین من اراد اعانتک کہ یقیناً میں اس کا معاون و مددگار ہو جاؤں گا جو تیری اعانت کا ارادہ بھی کرے گا۔ ارادے میں دراصل صحت نیت کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے تو جو بھی نیک نیت ہو کر اخلاص کے ساتھ اس کے کاموں میں ہاتھ بٹائے گا وہ حیرت انگیز طور پر خدا کی تائید کو اپنے شامل حال دیکھے گا مگر شرط یہ ہے کہ خلوص کے ساتھ اس کام میں جت جائے۔ عواقب کی پرواہ نہ کرے انجام پر نظر رکھے۔ اب دیکھ لیں خلافت اولیٰ میں جب حضرت خلیفہ اول کے خطبہ کی آواز احباب تک پہنچانے کے لئے بعض اور اشخاص کو مقرر کیا گیا تھا۔ اب اس کوشش کو آسمان دیکھ رہا تھا اس خلوص کے پیمانے کو ناپ رہا تھا کہ تیرے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا آغاز اس طرح کیا جا رہا ہے کہ خلیفہ کی آواز آگے پہنچانے کے لئے دوسرے اشخاص کھڑے ہو گئے ہیں خدا نے قبول فرما کر چند ہی دہاکوں کے بعد 1992ء میں عالمی ایم ٹی اے دے دیا بلکہ ہم ذرا تھوڑا پیچھے بھی نظر ڈالیں تو ہمیں بڑا ہی عجیب اور حیرت انگیز واقعہ بالکل اسی مضمون کا ملتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کا الہام ہوتا ہے اپنے مکانوں کو وسیع کرو۔ آپ نے پانچ روپے سے بٹالہ سے چھپر منگوالیا اب دیکھ لیں اس وسیع مکان کی کیا کیا تعبیریں اور نظارے نظر آتے ہیں۔ اب خداتعالیٰ نے ایم ٹی اے کے ذریعے ساری دنیا کو سچائی کے تحت اقدام کر کے رحمت کا چھپر تان دیا ہے۔ یہ بھی انی معین من اراد اعانتک کا ہی نشان ہے۔ من میں میں سمجھتا ہوں کہ امام کی اقتداء کی برکت سے ہم جیسا ہر کس و ناکس شامل ہو جاتا ہے۔ کوئی دو اڑھائی سال پہلے ایک رات قریباً ساڑھے نو بجے مکرم معاون ناظر دعوت الی اللہ کا فون آیا کہ آپ لیہ جائیں وہاں دعوت الی اللہ کی نشست اور دیگر دوسرے پروگرام ہیں۔ اتفاق سے میرے میزبان صاحب نے بھی یہ فون سن لیا جن کے پاس میں گیا ہوا تھا انہوں نے اپنے ابا کو جو انہی دنوں کینیڈا سے آئے ہوئے تھے کو بتایا کہ انکل اس وقت رات کو لیہ جا رہے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ انہوں نے کہا فوراً اچھی سی گاڑی کا بندوبست کریں۔ کم وبیش ایک گھنٹہ دائیں بائیں فون کرنے سے ہر جگہ سے یہی جواب آتا رہا گاڑی فارغ نہیں ہے۔ خیر میں کسی بہانے وہاں سے اٹھ کر گھر چلا آیا اہلیہ کو بتایا انہوں نے کہا اس وقت رات کے ساڑھے گیارہ بج رہے ہیں۔ آپ لیہ کیسے جائیں گے۔ میں نے کہا میرے پاس ایک تعویذ ہے۔ انہوں نے کہا وہ کیا میں نے کہا انی معین من اراد اعانتک۔ خیر میں نے کپڑے لئے اور لاری اڈہ کی طرف چل پڑا۔ فضل عمر ہسپتال میں امداد مریضان میں کچھ رقم دی اور بہشتی مقبرہ کے گیٹ پر کھڑے ہو کر دعا کے لئے جھولی پھیلائی ابھی میں دعا کر کے واپس پلٹا ہی ہوں کہ سرگودھا سے ایک بس فراٹے بھرتی ہوئی آئی اللہ کا نام لے کر اس پر سوار ہو گیا پھر چنیوٹ سے جھنگ اور پھر لیہ غرضیکہ نماز فجر میں نے وہاں لیہ جا کر باجماعت پڑھائی۔ لمحہ لمحہ انی معین من اراد اعانتک کا نظارہ دیکھتا چلا گیا۔ غرضیکہ انسان اگر خلوص نیت سے دین کی اغراض کے لئے نکل کھڑا ہو تو خداتعالیٰ تائید و نصرت کی ہوائیں چلانی شروع کر دیتا ہے۔ مگر مومن کا قدم کسی صورت میں پیچھے نہیں پڑنا چاہئے۔ راستے کی مشکلات کو اپنے آہنی عزم کے تیشے سے مشکلات کی چوٹیاں کاٹ کر عمل کے سانچے میں ڈھلی ہوئی نہر جاری کرتے چلے جانا چاہئے۔ ہمارے وکیل وقف نو نے مختلف مجالس میں پیارے آقا کا قبل از خلافت کا ایک بڑا ہی انوکھا اور دلچسپ واقعہ بیان کیا ہے کہ آپ ایک جماعتی پروگرام کے لئے فیصل آباد مدعو تھے۔ مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب (جو آجکل ناظر صاحب اصلاح و ارشاد مرکزیہ کے فرض منصبی پر فائز ہیں) ساتھ تھے۔ کچھ دیر سواری کا انتظار کیا معلوم ہوا کہ ہڑتال ہے ان دنوں اتنی گاڑیاں بھی جماعت کے پاس نہیں ہوتی تھیں۔ آپ نے اپنے گھر سے بائیسیکل لیا محترم سید محمود شاہ صاحب کو آگے بٹھایا اور سائیکل چلاتے ہوئے جماعتی پروگرام میں شمولیت کی غرض سے فیصل آباد پہنچ گئے۔ انی معین من اراد اعانتک کے وعدہ کرنے والے نے ان اولوالعزم وجودوں کی حفاظت بھی فرمائی اور میل ہا میل کے سفر کی توفیق بھی دی اور ایسا عظیم نمونہ قائم کرنے کی توفیق دی کہ صدیوں لوگ اس نمونہ کو اپناتے چلے جائیں گے۔ حضرت مصلح موعود کیا خوب فرماتے ہیں:۔

عسر ہو یسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو
کچھ بھی ہو بند مگر دعوت ...... نہ ہو
بھول کر بھی مت کہ نزاکت ہے نصیب نسواں
مرد وہ جو جفاکش ہو گل اندام نہ ہو

جماعتی کاموں میں تائید و نصرت کے نظارے ہر شخص اپنے اپنے دائرہ کار میں روزانہ ہر جگہ ہر قریے ہر بستی اور ہر ملک میں دیکھتا جا رہا ہے۔

گزشتہ دنوں ہمارے نہایت ہی قریبی تعلق واسطے والے غیراز جماعت ایک نوجوان نے ایک پرائیویٹ ہسپتال میں علاج کی غرض سے مجھے ساتھ چلنے کے لئے فون کیا مگر وہاں پہنچنے سے پہلے وہ اندر ڈاکٹر صاحب کے پاس پہنچ چکے تھے۔ میرے دل میں یہ خیال تھا کہ مکرم ڈاکٹر صاحب کو مہمانوں کا تعارف کروا کر ان کے لئے خصوصی رعایت کے لئے کہوں گا اندر جا کر ڈاکٹر صاحب کے روبرو بات کرتے ہوئے حجاب محسوس کیا۔ خیر انہی سوچوں میں دروازے کے قریب بچھے ہوئے بنچ پر بیٹھ گیا چند لمحوں بعد مکرم ڈاکٹر صاحب کو اپنے پاس کھڑے ہوئے پایا اور حیرانی میں کھڑے ہو کر مہمانوں کے لئے خصوصی رعایت بارے بات کی اور تعارف بھی کروایا مہمان ابھی اندر ٹیسٹ وغیرہ کروا رہے تھے۔ خیر ڈاکٹر صاحب نے خصوصی رعایت کا بھی وعدہ کیا مزید مہمانوں کے لئے نرم گوشہ آپ نے رکھا۔ مجھے اس ساری کیفیت سے اتنا لطف آیا کہ جی حمد سے بھر گیا اور آنکھیں چھلک پڑیں تو میرے ساتھ مکرم زعیم خدام الاحمدیہ جو اکثر میرے ساتھ ایسے کاموں میں معاونت کرتے ہیں میرے رونے کی وجہ پوچھی میں نے کہا میں خدا کی حیرت انگیز مدد پر اظہار تشکر کے بوجھ کی وجہ سے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا۔ مکرم زعیم صاحب نے جو واقعہ مجھے سنایا اس نے تو میرے ہوش ہی اڑا دیئے کہ کیسے کیسے سلطان نصیر خدا نے خلیفۃ المسیح اور ان کے نظام کو دیئے ہیں کہ جن کے ایمان و اخلاص اور ذمہ داریاں نبھانے کو دیکھتے ہوئے رشک آتا ہے وہ بتانے لگے کہ گزشتہ جمعرات کو میں اپنے گاؤں زمین کے ایک ٹکڑا کی فرد ملکیت کے سلسلہ میں پٹواری سے ملنے ربوہ سے پندرہ بیس میل دور گیا مگر پٹواری صاحب مجھ سے بھی آگے کئی میل دور کسی کام سے گئے ہوئے تھے۔ میں نے سوچا اگر پٹواری صاحب کا انتظار کروں یا ان کے پیچھے جاؤں تو مجھے رات یہیں ہو جانی ہے اور صبح جمعہ کے موقعہ پر خدام الاحمدیہ کی طرف سے عائد ذمہ داری میں تاخیر ہو جائے گی چونکہ نماز جمعہ کے موقع پر سیکیورٹی کے حوالے سے تمام نظام خدام الاحمدیہ کے سپرد ہے بڑے چھوٹوں نے مرد عورتوں نے نماز جمعہ کے لئے آنا ہوتا ہے لہٰذا اس خیال کے آتے ہی میں نے فوری طور پر واپسی کا قصد کیا اور یہاں آ کر تمام ذمہ داریاں ادا کیں۔ شام کو میں نے پٹواری صاحب کو فون اس غرض سے کیا کہ کل یعنی ہفتے کے روز جا کر ان سے وہ تصدیق وغیرہ کروالوں پٹواری صاحب نے کہا میں تو آپ کے شہر کے قریب لالیاں میں ہوں جب میں نے کہا میں وہاں آ کر تصدیق کروالوں تو انہوں نے کہا مجھے فضل عمر ہسپتال ربوہ ایک مریض کی عیادت کے لئے آنا ہے ایک گھنٹے تک آپ وہاں آجائیں چنانچہ میں وہاں پہنچ گیا۔ پٹواری کی تصدیق کے لئے کالے قلم کی ضرورت ہوتی ہے پٹواری صاحب کے پاس نہ پاتے ہوئے میں بازار کی طرف لپکا تو پٹواری صاحب نے بڑی گرجدار آواز میں مجھے واپس بلایا اور اپنی جیب سے دس روپے نکال کر دیئے میرے نہ نہ کہنے پر سختی سے کہا آپ کا ایک روپیہ بھی خرچ نہیں ہونا چاہئے۔ میں پہلے ہی اس سحر میں گرفتار تھا اب اس واقعے سے مزید انی معین من اراد اعانتک کی نئی شان دیکھ کر جذبات تشکر سے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ گیا کہ دامن تر ہو گیا اور حضرت مسیح موعود کا یہ شعر گنگنانے لگ گیا۔

خاکساری کو ہماری دیکھ اے دانائے راز
کام تیرا کام ہے ہم ہو گئے اب بیقرار

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کا ایک بڑا ہی ایمان افروز اور توکل علی اللہ اور تائید و نصرت کے عطا ہونے کے متعلق ایک اقتباس پیش فرمایا تھا اس کی چند سطریں آخر پر پیش کرتا ہوں کہ تا ہم اس یقین پر قائم ہو جائیں کہ اس تائید و نصرت عطا ہونے کے آسمان پر فیصلے ہو چکے ہیں۔ جو وعدے آقا کے ساتھ غلام کے صدقے متبعین کے ساتھ بھی پورے ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

میں امید کرتا ہوں کہ قبل اس کے جو میں اس دنیا سے گزر جاؤں میں اپنے اس حقیقی آقا کے سوا دوسرے کا محتاج نہیں ہوں گا ...... اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ میری مدد کرے گا اور وہ مجھے ہرگز ہرگز ضائع نہیں کرے گا ...... کیونکہ میرا خدا ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور میں اس کے ساتھ ہوں۔ میرے اندرون کا جو اس کو علم ہے کسی کو بھی علم نہیں ہے۔ اگر سب لوگ مجھے چھوڑ دیں تو خدا ایک اور قوم پیدا کرے گا۔ جو میرے رفیق ہوں گے۔

(بحوالہ خطبات مسرور جلد اول ص 224,223)

جدید بینک چیک

عربی ''ساق'' کے نام پر ہے۔ ''ساق'' میں یہ وعدہ درج تھا کہ موصول ہونے پر رقم ادا کر دی جائے گی۔ نویں صدی میں ایک مسلم تاجر اپنا چیک چین میں کیش کرا سکتا تھا۔ اگرچہ اس کا بینک بغداد میں ہوتا تھا۔

مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب

انسانی تعلقات کا صحت پر اثر

(قسط دوم آخر)

قرآنی ہدایات

سب سے پہلی اور بنیادی ہدایت جو قرآن نے تمام انسانوں کو دی ہے وہ ذیل کی آیت کریمہ میں درج ہے۔

”اور زنا کے قریب نہ جاؤ۔ یقیناً یہ بے حیائی ہے اور بہت برا راستہ ہے“۔
(بنی اسرائیل آیت:33)

پھر اس فعل سے بچنے کی احتیاطی تدابیر بھی تفصیل سے بیان کر دیں تا کہ عمل کرنے والوں کے لئے آسانی ہو اور یہ درج ذیل آیات میں موجود ہیں۔

”مومنوں کو کہہ دے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ بات ان کے لئے زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے۔ یقیناً اللہ، جو وہ کرتے ہیں، اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے“۔ (النور:31)

زنا سے بچنے کے لئے یہ پہلی ہدایت ایمان لانے والے مردوں کو دی گئی ہے لیکن اگلی آیت کی مخاطب عورتیں ہیں اور ان کو بھی اسی مقصد کے حصول کے لئے طریقہ سکھایا گیا ہے۔

”اور مومن عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کیا کریں سوائے اس کے کہ جو اس میں سے از خود ظاہر ہو۔ اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈال لیا کریں۔ اور اپنی زینتیں ظاہر نہ کیا کریں مگر اپنے خاوندوں کے لئے یا اپنے باپوں یا اپنے خاوندوں کے باپوں یا اپنے بیٹوں کے لئے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کیلئے یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں یا اپنی بہنوں کے بیٹوں یا اپنی عورتوں یا اپنے زیر نگیں مردوں کے لئے یا مردوں میں سے ایسے خادموں کے لئے جو کوئی (جنسی) حاجت نہیں رکھتے یا ایسے بچوں کے لئے جو عورتوں کی پردہ دار جگہوں سے بے خبر ہیں۔ اور وہ اپنے پاؤں اس طرح نہ ماریں کہ (لوگوں پر) وہ ظاہر کر دیا جائے جو (عورتیں عموماً) اپنی زینت میں سے چھپاتی ہیں۔ اور اے مومنو! تم سب کے سب اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ“۔ (النور آیت:32)

یہ پردے کا وہ حکم ہے جس پر اپنوں اور غیروں کی طرف سے بہت سے اعتراض کئے جاتے ہیں اور اسے عورتوں کے حقوق کی پامالی کے مترادف گمان کیا جاتا ہے حالانکہ سب سے پہلے مردوں کو پابند کیا گیا ہے اور انہیں پاکیزگی اختیار کرنے کی تلقین اور عورتوں کو بے محابا دیکھنے سے روکا گیا ہے اور اس کے بعد وہی ہدایت عورتوں کو بھی دی گئی ہے۔ اور اسی مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے اگلی ہی آیت میں بیواؤں، غلاموں اور لونڈیوں کی شادی کروانے کی ہدایات ہیں جن سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ معاشرہ کو پاک صاف رکھنے اور بے حیائی کو روکنے اور ہر قسم کی خطرناک بیماریوں کی روک تھام کے اقدامات ہیں۔ چنانچہ وہ آیت درج ذیل ہے۔

”اور تمہارے درمیان جو بیوائیں ہیں ان کی بھی شادیاں کراؤ اور اسی طرح جو تمہارے غلاموں اور لونڈیوں میں سے نیک چلن ہوں ان کی بھی شادی کراؤ.....“ (النور آیت:33)

جبکہ موجودہ زمانے میں مغربی معاشرہ میں حالت یہ ہوگئی ہے کہ شادی کو ایک غیر ضروری بندھن سمجھا جانے لگا ہے عورتیں اور مرد، خاوند اور بیوی کے بجائے پارٹنرز کے طور پر زندگی گزارتے ہیں بچے پیدا کرتے ہیں اپنے نام اور کام علیحدہ علیحدہ رکھتے ہیں تا کہ جب چاہیں اپنی اپنی الگ راہ لے کر جدا ہو جائیں اور کوئی عدالت یا کوئی قانون ان کو ایسا کرنے سے روک نہ سکے۔ بعض جگہ عورتوں اور مردوں کے جوڑوں کے بجائے مردوں کے ساتھ مردوں یا عورتوں کے ساتھ عورتوں کے جوڑے بھی بنے ہوئے ہیں اور انہیں ایسا کرنے کے لئے قانونی تحفظ حاصل ہے۔ آزادی اور خود مختاری کے نام پر بے راہ روی کا ایک سیلاب آیا ہوا ہے جس کے ساتھ ساتھ ہر قسم کی بیماریاں اور بے اطمینانی چاروں طرف پھیلی ہوئی نظر آتی ہے۔

اس کی کیا وجہ ہے؟ غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس بے اطمینانی کی وجہ یہ ہے کہ جنسی تعلقات اور شادی بیاہ کا اصل مقصد نظروں سے اوجھل اور ذہنوں سے دور ہو چکا ہے۔ ساتھ رہنا، جنسی تعلقات قائم کرنا خواہ جنس ایک ہی ہو اور اس سے وقتی طور پر لطف اندوز ہوتے رہنا یہی ان کے نزدیک اس پارٹنرشپ کا مقصد اور لب لباب ہے۔ بہتر سے بہتر کی تلاش بھی جاری رہتی ہے۔ جب بھی کسی بات پر ناراضگی ہو تو فوراً اپنے اپنے الگ رستے پر ہو لیتے ہیں۔ یہ تعلقات کسی قاعدہ اور قانون کے پابند نہیں ہوتے صرف شہوت کے وقتی جذبات ان کی راہنمائی کرتے ہیں۔ اس کی وجہ سے علاوہ جسمانی بیماریوں کے جن کا بیان کیا جا رہا ہے بہت سے ذہنی امراض بھی نشو ونما پاتے ہیں۔ تو اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا ان روشن خیال 'تھنک ٹینک' قسم کے لوگوں کا مشورہ اور طریقہ درست ہے یا کوئی اور بھی راستہ ہے۔

قرآن ہمیں یہ راستہ دکھاتا ہے۔ شادی کا مقصد درج ذیل آیت میں بیان ہوا ہے اور یہ ان آیات میں سے ایک ہے جن کی تلاوت اعلان نکاح کے وقت کی جاتی ہے۔

”اے لوگو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر ان دونوں میں سے مردوں اور عورتوں کو بکثرت پھیلا دیا...“ (النساء آیت:2)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نسل انسانی کی بقاء اور اولاد پیدا کرنا ہی شادی بیاہ کا اصل مقصد ہے اور یہ مقصد دو مردوں یا دو عورتوں کی شادی سے ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسی مضمون کو ایک اور جگہ اس طرح بیان کیا ہے۔

”تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں۔ پس اپنی کھیتیوں کے پاس جیسے چاہو آؤ۔ اور اپنے نفوس کے لئے کچھ آگے بھیجو...“
(البقرہ آیت:224)

یہاں بھی بقائے نسل کا مضمون موجود ہے۔ اسی قسم کا پیغام نئے جوڑے کو نکاح کے موقعہ پر پڑھی جانے والی ایک اور آیت میں موجود ہے جو یہ ہے۔

”اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر جان یہ نظر رکھے کہ وہ کل کے لئے کیا آگے بھیج رہی ہے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو یقیناً اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے“۔ (الحشر آیت:19)

یہاں بقائے نسل اور بچوں کی صحیح تربیت کا مضمون ہے۔ اس کے علاوہ ہر مقام پر تقویٰ کا خیال رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اور تقویٰ کیا ہے؟ تقویٰ کا مطلب پاکیزگی ہے نیز ہر کام کرتے ہوئے خدا کے حکموں کو اپنے سامنے رکھنا اور ان پر عمل کرنا ہے۔ ازدواجی تعلقات میں دونوں فریق کے لئے سکون، محبت، پیار، نرمی اور لذت کا ذکر بھی موجود ہے جو اس اگلی آیت میں موجود ہے۔

”اور اس کے نشانات میں سے (یہ بھی) ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس میں سے جوڑے بنائے تا کہ تم ان کی طرف تسکین (حاصل کرنے) کیلئے جاؤ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔ یقیناً اس میں ایسی قوم کے لئے جو غور وفکر کرتے ہیں بہت سے نشانات ہیں“۔ (الروم آیت:22)

دوسری طرف ایسے تعلقات کو محض لذت حاصل کرنے کی خاطر اور پوشیدگی میں دوستی کرتے ہوئے قائم کرنے کی ممانعت فرمائی چنانچہ ذیل کی آیت اس طرف اشارہ کرتی ہے۔

”....اور پاکباز مومن عورتیں اور ان لوگوں میں سے پاکباز عورتیں بھی جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تمہارے لئے حلال ہیں جبکہ تم انہیں نکاح میں لاتے ہوئے ان کے حق مہر ادا کرو، نہ کہ بدکاری کے مرتکب بنتے ہوئے اور نہ ہی پوشیدہ دوست بناتے ہوئے....“ (المائدہ آیت:6)

مردوں کے قویٰ مضبوط ہونے کی وجہ سے ان کو عورتوں کا خاص خیال رکھنے کی خصوصی ہدایت درج ذیل الفاظ میں دی گئی۔

”.....اور ان سے نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ اور اگر تم انہیں ناپسند کرو تو عین ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھ دے“۔ (النساء آیت:20)

پھر ایک اور حیرت انگیز مضمون یہ بیان ہوا کہ خاوند اور بیوی ایک دوسرے کا لباس ہیں اور جیسے کہ لباس کے مقاصد میں پہننے والے انسان کی حفاظت، اس کے عیوب کی پردہ پوشی، اس کو دنیا کے سامنے خوبصورت اور حسین بنا کر پیش کرنا ہے اسی طرح ایک اچھے خاوند اور اچھی بیوی کے فرائض میں سے یہ بھی ہے کہ اپنے ساتھی کے عیوب سے صرف نظر کرے اور اس کے اخلاق اور کردار کو بہتر بنانے کی کوشش کرے۔ ایک پھٹا پرانا کپڑا پہننے والے کے عیوب اور شرم گاہوں کو کیا چھپائے گا۔ وہ تو ہر چیز کو دنیا کے سامنے کھول کر ظاہر کرتا ہے اور زینت کا موجب بننے کے بجائے باعث شرم ہوتا ہے اور ایسے کپڑوں کو تو اتار کر پھینک دیا جاتا ہے۔ وہ آیت درج ذیل ہے۔

”تمہارے لئے (ماہ) صیام کی راتوں میں اپنی بیویوں سے تعلقات جائز قرار دیئے گئے ہیں۔ وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو.....“
(البقرہ آیت:188)

ایک اور بہت اہم مضمون یہ ہے کہ اس نہایت مشکل کام میں جو قرآن کی تمام ہدایات کے مطابق تقویٰ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ازدواجی زندگی بسر کرنے میں ہے ایک نہایت طاقتور مددگار بھی موجود ہے جو بلانے پر مدد کے لئے آ جاتا ہے اور درج ذیل دعا سکھائی گئی۔

”اور وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے“۔ (الفرقان آیت:75)

غرض شادی بیاہ کے متعلق یہ ہدایات ہیں جو قرآن ہمیں سکھاتا اور بتاتا ہے اور یہ ان ہدایات سے بالکل مختلف ہے جو آج کل کی 'روشن خیال' دنیا ہمیں سکھاتی ہے۔ اب عقلمند انسان کیلئے فیصلہ

کچھ بھی مشکل نہیں ہے کہ کون سا راستہ درست اور انسانی فلاح کا راستہ ہے۔

زچگی کی مدت کم وبیش چالیس ہفتہ ہوتی ہے جو تین تین ماہ کے تین ادوار پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ زچہ یعنی عورت کیلئے کمزوری کا زمانہ ہوتا ہے اس لئے ان ایام میں صحت کو برقرار رکھنے کیلئے خاصی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ پہلے تین ماہ میں حمل (foetus)، رحم مادر کی دیوار سے چمٹ جاتا ہے اور ایک جھلی کے ذریعہ جسے پلے سنٹا (placenta) کہتے ہیں اپنی خوراک حاصل کرکے بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔اس خوراک میں آکسیجن بھی ہوتی ہے اور گلوکوز بھی، پروٹینز بھی، کیلشیم بھی، فولاد بھی، وٹامنز بھی غرض ہر وہ چیز جس کی نشو ونما کے لئے ضرورت ہے وہ رحم میں اس حمل کو ماں کے خون سے مہیا ہوتی ہے۔ضروری ہے کہ یہ تمام چیزیں ماں کی غذا میں اضافی مقدار میں موجود ہوں تا کہ حمل کی صحیح نشو ونما ہو سکے اور ماں کو بھی کم سے کم کمزوری ہو۔حمل کو برقرار رکھنے کے لئے پلے سنٹا بہت سے ہارمونز پیدا کرتا ہے اور ایک قسم کا انڈو کرائن گلینڈ بن جاتا ہے۔ یہ ہارمونز ماں کے جسم پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں اور اسے وضع حمل اور رضاعت کیلئے تیار کرتے ہیں۔ان ایام میں صبح کے وقت ماں کو الٹیاں آتی ہیں جو آہستہ آہستہ کم ہوجاتی ہیں۔ گھبراہٹ بھی ہوتی ہے۔بعض ماؤں کو نیند کی کمی ہوجاتی ہے۔ یہ زمانہ حمل کے تیزی سے بڑھنے کا زمانہ ہوتا ہے اور ہر غذا اور دوائی جو ماں استعمال کرے اس کا اثر بچے پر پڑتا ہے۔ چنانچہ ان ایام میں استعمال کی جانے والی دوائیاں بچے پر منفی اثرات بھی ڈال سکتی ہیں۔ 1960ء کی دہائی کا تھیلیڈا مائڈ ڈیزاسٹر (thalidomide disaster) اس کی یاد گار ہے جبکہ زچہ عورتوں میں نیند کے لئے استعمال کی جانے والی ایک دوائی کے استعمال کی وجہ سے ہزاروں بچے بغیر ہاتھ پاؤں کے پیدا ہوئے اور تمام دنیا میں ایک کہرام مچ گیا اور اس دوائی کا استعمال بالکل ممنوع قرار دیا گیا اور دوائی بنانے والی کمپنی کو کروڑوں کا نقصان ہوا۔اس سے یہ سبق سیکھا گیا کہ زچگی کے دوران ہر قسم کی دواؤں کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہئے۔موجودہ تحقیق سے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ سگریٹ کا دھواں بھی پیٹ کے بچہ کے لئے مضر ہے۔بعض مائیں سگریٹ پیتی ہیں جبکہ بعض دفعہ تو صرف باپ سگریٹ پیتے ہیں اور ان کی سگریٹ کا چھوڑا ہوا دھواں ماں کو متاثر کرتا ہے جو پھر پیٹ کے بچے پر اثر انداز ہوتا ہے اور کئی قسم کی بیماریاں اس کو لاحق ہو جاتی ہیں۔اسی طرح ایتھائیل الکوحل جو شراب کا جزو اعظم ہے پیٹ کے بچے پر بہت برا اثر ڈالتی ہے۔حکیموں کی بہت سی دوائیاں افیم، دھتورا، سنکھیا اور بہت سی اسی قسم کی طاقتور دواؤں کے مرکبات ہوتے ہیں اور ظلم یہ کہ ان دواؤں کی بوتلوں پر ان اجزاء کے نام اور اس کی مقداریں بھی تحریر نہیں ہوتیں جو اس دوائی میں حکیم صاحب نے ڈالی ہیں چنانچہ ہوائی جہاز کے سفروں کے اس موجودہ زمانے میں ان دواؤں کیلئے جانے والے ائیر پورٹوں پر نا کردہ گناہوں کی پاداش میں کھنچے کھنچے پھرتے اور مقدمے بھگتتے ہیں۔حاصل کلام یہ کہ کوئی بھی دوائی زچگی کے دوران استعمال کرنے میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔

ایک اور چیز جو انتہائی مضر ہے وہ ایکس رے کا استعمال ہے۔ایکس رے کی شعاعیں پیٹ کے بچے کیلئے بہت نقصان دہ ہوتی ہیں اس لئے سوائے ماں کی جان کو بچانے کے وقت استعمال کے اس کا استعمال قطعی ممنوع ہے۔بعض بیماریاں بھی اگر زچہ عورت کو ہو جائیں تو وہ بھی حمل کو بے حد نقصان پہنچاتی ہیں ان میں سے سب سے خطرناک جرمن خسرہ کی بیماری ہے جو بچہ کے دل کو متاثر کرکے اسے نقصان پہنچاتا ہے۔اسی طرح اگر ماں کو شوگر یا ہائی بلڈ پریشر کی بیماری ہو تو وہ ماں اور حمل دونوں کے لئے تشویش کا باعث بن جاتا ہے اور ان بیماریوں کی بہت احتیاط اور توجہ سے دیکھ بھال کرنی ضروری ہے۔بعض دفعہ حمل کی وجہ سے ماں کا بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے اور اس کے گردوں پر اثر ہو جاتا ہے جس کے نتیجہ میں پیشاب میں پروٹین خارج ہونے لگ جاتی ہے۔اگر بیماری بہت بڑھ جائے تو تشنج کے دورے پڑنے شروع ہوجاتے ہیں اور جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ یہ ایک خطرناک تکلیف ہے جو زچہ عورتوں کو ہوسکتی ہے اور اس کا توجہ سے علاج کرنا ضروری ہے۔

زچگی کے دوسرے اور تیسرے تین ماہ کے ادوار کے اپنے اپنے الگ الگ مسائل ہیں اس لئے ضروری ہے کہ ان ایام میں ماں باقاعدگی سے تربیت یافتہ ماہرین صحت سے رابطہ رکھے جو اس کی جدید تحقیقات کے مطابق راہنمائی اور علاج کرتے رہیں۔

زچگی کی مدت پوری ہونے کے ساتھ ہی رحم مادر وضع حمل کی تیاری شروع کردیتا ہے۔ رحم طاقتور عضلات سے بنا ہوا ہوتا ہے جو زچگی کے دوران کافی بڑے اور مضبوط ہو جاتے ہیں۔ رحم کے یہ پٹھے پہلے تو آہستہ آہستہ سکڑتے اور پھیلتے ہیں لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کی حرکت میں تیزی آجاتی ہے اور پھر پٹھوں کے سکڑنے کیساتھ شدید درد ہونا بھی شروع ہوجاتا ہے جو وقفہ وقفہ کے بعد آنے لگتا ہے اور اس کے نتیجہ میں ماں کا جسم بچے کی پیدائش کے لئے کھلنا شروع ہوجاتا ہے اور بالآخر تکلیف اٹھانے کے بعد بچہ ماں کے پیٹ سے باہر آجاتا ہے تو پھر ایک دم سے ماں کو سکون آجاتا ہے۔

نوزائیدہ بچے کیلئے بھی یہ ایک کٹھن وقت ہوتا ہے کیونکہ وہ ایک تنگ جگہ سے گزر کر آتا ہے اور اگر تنگی اس کی برداشت سے زیادہ ہو یا دیر تک یہ قائم رہے تو بچے کے دماغ کو ہمیشہ کے لئے نقصان پہنچ جانے کا احتمال ہے۔اس کے علاوہ ماں سے غذا حاصل کرنے کا نظام ختم ہونے لگتا ہے اور وہ خون کی نالیاں جن سے نو مہینے سے اس کو خوراک ملتی رہی تھی کاٹ دی جاتی ہے۔اب اسے جلد اپنی آکسیجن اپنے پھیپھڑوں کے ذریعے سے ہی حاصل کرنی ہوگی۔ چنانچہ منہ باہر نکلتے ہی بچہ اس مقصد کے لئے فوراً چلا چلا کے رونا شروع کردیتا ہے۔ اور اس کے پھیپھڑے غبارے کی طرح ہمیشہ کام کرنے کیلئے کھل جاتے ہیں۔اگر کسی وجہ سے بچہ رو نہ سکے تو اس کی ہلاکت ہونے یا دماغ کو شدید نقصان پہنچنے کا خطرہ ہوتا ہے۔بچے کے دل اور خون کی نالیوں میں بھی بہت سی تبدیلیاں آجاتی ہیں جو بچہ کی نئی زندگی کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔اگر کسی وجہ سے یہ تبدیلیاں نہ ہوں تو بچے کو دل کی بیماری ہوجاتی ہے جس کیلئے فوری علاج کرنا پڑتا ہے۔

اس وقت پلے سنٹا بھی رحم سے جدا ہو جاتا ہے اور ماں کے جسم سے باہر نکل آتا ہے۔جونہی یہ عمل مکمل ہوتا ہے رحم اپنے طاقتور پٹھوں کے ذریعے سے سکڑ جاتا ہے اور تمام خون کی نالیاں بند ہوجاتی ہیں۔اگر کسی وجہ سے پلے سنٹا خارج نہ ہو یا رحم میں سکڑنے کی طاقت نہ ہو تو رحم کے زخم میں سے خون بڑی مقدار میں ضائع ہونے لگ جاتا ہے اور ماں کی جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔اگر اس کو کنٹرول نہ کیا جاسکے تو ماں ہلاک ہو جاتی ہے۔غرض یہ بھی ایک بہت خطرہ کا وقت ہوتا ہے اور جان جوکھوں کا کام ہے۔

رضاعت

نوزائیدہ بچے کو ہوا سے آکسیجن تو ملنی شروع ہو چکی اب اس کو گلوکوز کی اور غذا کی ضرورت ہے۔اس کے لئے ماں کا جسمانی نظام تیاری کر چکا ہوتا ہے۔ دودھ پیدا کرنے کے لئے جسم کے بعض حصوں پر چربی زچگی کے دوران ہی جمع ہو چکتی ہے جو اب استعمال ہونی شروع ہوجاتی ہے۔ بچہ فطری طور پر دودھ تلاش کرنا شروع کردیتا ہے اور منہ مارتا ہے اور ماں کے ہارمونز دودھ پیدا کرنے کے انتظامات کرنے لگ جاتے ہیں اور جلد وافر مقدار میں بچے کے لئے غذا کا انتظام ہو جاتا ہے۔ ماں کا دودھ بچے کے لئے ایک مکمل غذا ہے جس میں پانی، پروٹین، کاربوہائڈریٹس، چربی کیلشیم، وٹامن اور دفاعی اجزاء موجود ہوتے ہیں اور اس کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے دودھ کی مقدار کم وبیش ہوتی رہتی ہے۔ دودھ پینے کے ساتھ ہی جسم کے باقی نظام یعنی گردے اور آنتیں وغیرہ کھلنے اور کام کرنا شروع ہوجاتے ہیں۔ دودھ کے تمام اجزاء ماں کی خوراک اور جسم سے نکلتے ہیں اور ضروری ہے کہ اس دوران ماں کی غذا کا خاص خیال رکھا جائے تا کہ بچہ اور ماں تندرست اور طاقتور رہیں۔دودھ پلانے کی وجہ سے ماں اور بچہ دونوں کو فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ بچہ کا فائدہ تو ظاہر ہے کہ اس کی تمام جسمانی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔اس کے علاوہ ایک اطمینان اور سکون بھی اپنی ماں سے بچہ کو حاصل ہوتا ہے جو بوتل سے دودھ پلانے سے حاصل نہیں ہوتا۔اس کے نتیجہ میں بچہ زیادہ ذہین، چوکس اور اچھی خصوصیات کا حامل ہوجاتا ہے۔

ماں کو بھی دودھ پلانے کے فائدے ہیں۔ ایک تو وہ تمام چربی جو زچگی کے دوران ماں کے جسم کے بعض حصوں پر جمع ہو جاتی ہے وہ دودھ پلانے میں استعمال ہو کر زائل ہوجاتی ہے۔ماں کا رحم اور دوسرے اعضاء اپنی اصلی حالت پر واپس لوٹ آتے ہیں۔ماں کو بچہ کے ساتھ لگاؤ میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور ذہنی طور پر زیادہ اطمینان کا باعث ہوتا ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن اس سلسلے میں کیا راہنمائی کرتا ہے۔

آج سے چودہ سو سال پہلے قرآن میں حمل (foetus) کی حالت میں آنے والی ان تمام تبدیلیوں کا ذکر موجود ہے جو موجودہ سائنس نے آج دریافت کی ہیں اور ماں کے رحم میں آنے والی تبدیلیوں اور پلے سنٹا کی تین جھلیوں کا ذکر موجود ہے۔درج ذیل آیات اس کی عکاسی کرتی ہیں۔

’’یقیناً ہم نے انسان کو ایک مرکب نطفہ سے پیدا کیا جسے ہم طرح طرح کی شکلوں میں ڈھالتے ہیں۔ پھر اسے ہم نے سننے (اور) دیکھنے والا بنادیا‘‘۔ (الدھر آیت:3)

پھر ہم نے اسے نطفہ کے طور پر ایک ٹھہرنے کی محفوظ جگہ میں رکھا۔

’’پھر ہم نے اس نطفے کو ایک لوتھڑا بنایا پھر لوتھڑے کو مُضغہ (یعنی گوشت کے مشابہ جما ہوا خون) بنادیا پھر اس مُضغہ کو ہڈیاں بنایا پھر ہڈیوں کو گوشت پہنایا پھر ہم نے اسے ایک نئی خِلقت کی صورت میں پروان چڑھایا۔پس ایک وہی اللہ برکت والا ثابت ہوا جو سب تخلیق کرنے والوں سے بہتر ہے‘‘۔ (المومنون آیت 14-15)

’’......وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تین اندھیروں میں ایک خلق کے بعد دوسری خلق عطا کرتے ہوئے پیدا کرتا ہے۔....‘‘

(الزمر آیت:7)

زچگی کے دوران عورتوں کی تکالیف اور کمزوری نیز بچے کی پیدائش کے وقت ہونے والے درد کا تذکرہ درج ذیل آیات میں موجود ہے۔اس کے علاوہ یہ ہدایت بھی موجود ہے کہ والدین کے اس احسان کے لئے شکر ادا کرنے کی ضرورت ہے۔

’’اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے حق

میں تاکیدی نصیحت کی۔ اس کی ماں نے اسے کمزوری پر کمزوری میں اٹھائے رکھا۔ اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال میں (مکمل) ہوا۔ (اسے ہم نے یہ تاکیدی نصیحت کی) کہ میرا شکر ادا کر اور اپنے والدین کا بھی۔ میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے''۔ (لقمان آیت:15)

''اور ہم نے انسان کو تاکیدی نصیحت کی کہ اپنے والدین سے احسان کرے۔ اسے اس کی ماں نے تکلیف کے ساتھ اٹھائے رکھا اور تکلیف ہی کے ساتھ جنم دیا اور اس کے حمل اور دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے ہے....''

(الاحقاف آیت:16)

ان آیات میں رضاعت کے متعلق بھی راہنمائی کردی گئی ہے کہ نوزائیدہ بچے کو کتنے عرصہ کے لئے دودھ پلانے کی ضرورت ہے۔ اسی میں بچوں کے درمیان وقفہ کی راہنمائی بھی ملتی ہے کیونکہ حمل ہوجائے تو ماں کا دودھ خشک ہو جاتا ہے اور پھر وہ اپنی گود کے بچے کو دودھ نہیں پلاسکتی۔ درج ذیل آیت اس سلسلے میں مزید روشنی ڈالتی ہے اور ماں اور باپ کی بچوں کے متعلق ذمہ واریوں کی نشاندہی کرتی ہے اس کے علاوہ ایک خوبصورت اور حسین معاشرے کی نشاندہی کرتی ہے جس میں کسی پر کوئی ظلم نہیں کرسکتا۔

''اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں اس (مرد) کی خاطر جو رضاعت (کی مدت) کو مکمل کرنا چاہتا ہے۔ اور جس (مرد) کا بچہ ہے اس کے ذمہ ایسی عورتوں کا نان نفقہ اور اوڑھنا بچھونا معروف کے مطابق ہے۔ کسی جان پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالا جاتا۔ ماں کو اس کے بچے کے تعلق میں تکلیف نہ دی جائے اور نہ ہی باپ کو اس کے بچے کے تعلق ہیں۔ اور وارث پر بھی ایسے ہی حکم کا اطلاق ہوگا۔ پس اگر وہ دونوں باہم رضامندی اور مشورے سے دودھ چھڑانے کا فیصلہ کرلیں تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں۔ اور اگر تم اپنی اولاد کو (کسی اور سے) دودھ پلوانا چاہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ جو کچھ معروف کے مطابق تم نے (انہیں) دینا تھا (ان کے) سپرد کر چکے ہو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جان لو کہ اللہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔'' (البقرہ آیت:234)

مندرجہ بالا آیات سے والدین کے متعلق بھی راہنمائی ہوتی ہے کہ کس طرح ایک کمزور اور بے یار و مددگار وجود کو تکلیف اٹھا کر دونوں سہارا دیتے پالتے پوستے ہیں تا کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکے اور معاشرے کا مفید وجود بن سکے۔ اس احسان کا نہ صرف بدلہ دینا ضروری ہے بلکہ اس سے بڑھ کر احسان کا سلوک کرنے کا تاکیدی حکم ہے۔ درج ذیل آیت مزید راہنمائی کرتی ہے۔

''اور تیرے رب نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی، تو انہیں اُف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر اور ان دونوں کیلئے رحم سے عجز کا پَر جھکا دے اور کہہ کہ اے میرے رب! ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔''

(بنی اسرائیل آیات:24-25)

مکرم رانا محمد سلیمان صاحب

گندھارا آرٹ

گندھارا آرٹ بنیادی طور پر ایک مذہبی آرٹ تھا۔ جسے صرف بدھ مت کے عقائد اور عمل کے اظہار کے لئے اپنایا گیا تھا۔ بدھا کی زندگی کی مختلف داستانیں مثلاً ان کا بچپن، شادی تارک الدنیا ہونے کا منظر۔ ساز ناتھ میں ان کی تعلیمات کے مناظر کو آرٹ کا مضمون بنایا گیا ہے۔

سر جان مارشل (Sir John Hubert Marshall) جو 1902ء سے 1920ء تک ہندوستان میں آثار قدیمہ کا کام کرنے کے حوالہ سے معروف ہیں، کا کہنا ہے کہ گندھارا آرٹ میں مختلف قسم کے کلچر شامل ہیں اور یہ آرین، یونانی، ساکا، پارتھی اور کشن تہذیبوں کا نچوڑ ہے۔

گندھارا آرٹ کو تاریخی اعتبار سے تین ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے دور کی خصوصیت یونانی آرٹ کی نقالی ہے۔ یہ دور پہلی صدی عیسوی تک جاری رہا۔ البتہ پارتھیوں کے برسر اقتدار آنے کے بعد گندھارا آرٹ میں مقامی رنگ ابھرنے لگا۔ شراب کے پیالوں کی جگہ کنول کے پھول تراشے جانے لگے۔ یونانی دیوتاؤں کی جگہ گوتم بدھ کی مورتیاں بننے لگیں۔

پہلی صدی ختم ہونے سے پہلے گندھارا آرٹ نے یونانیوں کے سکھائے ہوئے فن کو مقامی مزاج اور ضرورتوں کے تابع کرلیا۔ یہ دور ساسانیوں کے حملے 230ء تک برقرار رہا۔

اس دور میں فنکار مجسموں اور گل کاریوں کے لئے پتھر استعمال کرتے تھے۔ گندھارا آرٹ کو کشنوں کے دور میں بہت ترقی ملی۔ ملک میں جگہ جگہ اسٹوپے (بدھ کی یادگاریں) اور دھار (یادگار) قائم ہوئے۔ پشاور کا اسٹوپا کشنوں نے ہی بنوایا تھا۔ موہن جودڑو میں بھی اتفاق سے جو سب سے زیادہ اونچا کھنڈر ہے وہ بھی سٹوپا ہی کا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ دوسری صدی عیسوی میں موہنجودڑو کے آس پاس بدھوں کی بستیاں ضرور موجود تھیں۔

گندھارا کا دوسرا دور فن چوتھی اور پانچویں صدی پر محیط ہے۔ اس دور کی یادگار وہ اسٹوپے ہیں جو ٹیکسلا کے نواح میں چاروں طرف پھیلے ہوئے ہیں۔ اس دور کی خصوصیت یہ ہے کہ فنکاروں نے پتھروں پر سنگ تراشی کی۔ انہوں نے مٹی اور چونے کے نقش و نگار کی بجائے چونے کی مورتیاں اور پھلکاریاں عمارات کی بیرونی سمت پر ابھارنے کو رواج دیا۔

گندھارا آرٹ کا شاہکار گوتم بدھ کی وہ مورتی ہے جو کالوان اسٹوپا میں دستیاب ہوئی ہے یہاں گوتم بدھ آلتی پالتی مارے بیٹھے ہیں اور دو چیلے ان کے دائیں بائیں کھڑے ہیں۔ کچھ مورتیاں تو خالص پکی مٹی کی ہیں لیکن گوتم بدھ کی مورتی کا سر پکی مٹی اور دھڑ کچی مٹی کا ہے۔

اس کے بعد کا دور ہوتوں کی یلغار تھی جس نے اس بڑے ثقافتی مرکز کو تباہ کرنے کے لئے شہروں اور بستیوں کو مسمار کر دیا۔ اسٹوپوں اور دیگر یادگاروں کو آگ لگا دی اس کے بعد یہ فن ایسا مٹا کہ دوبارہ زندہ نہ ہوسکا۔

گندھارا کی بعض تکنیکی خصوصیات ہیں۔ جو اسے دوسرے علاقے کی مجسمہ سازی کے فن کے مقابلے میں نمایاں کرتی ہیں۔ یہاں انسانی جسم کو اتنی مہارت سے صحیح طور پر ڈھالا اور جسمانی خطوط کو اتنی کاریگری کے ساتھ نمایاں کیا جاتا تھا کہ جسم کے مختلف اعضاء پٹھے اور مونچھیں تک واضح ہیں۔

گندھارا آرٹ کا سب سے اہم حصہ یہ ہے کہ انہوں نے بدھ کے مجسموں کی ہیئت میں تبدیلی شروع کر دی غالباً یہ ایک یونانی دیوتا ''اپالو'' کے مجسموں کی نقل تھی اور ''بدھ اور بدھستوا'' کے شاندار مجسمے اور سیاہ پتھر پر بدھ کی رنگا رنگ تصویریں اسی دور کے فن کا مظہر ہیں۔ ہن قبیلہ کے حملہ آوروں نے جب یادگاروں کو آگ لگا دی تو اس فن کی موت واقع ہوگئی اور اسی دور میں ہن ہندوستان آئے اور جہاں باقی علاقہ کو تباہ کر دیا وہ گندھارا کا علاقہ بھی جلتی چتا بنا دیا۔ اس تباہی کے بعد ہندومت کا احیاء اور بدھ مت کا زوال ہوا۔ کیونکہ گندھارا کا فن مجسمہ سازی، بدھ مت کی اشاعت کے لئے تھا۔ چنانچہ جب یادگاروں کو آگ لگا دی گئی تو اس فن کی موت واقع ہوگئی۔ ہن چونکہ سورج کی پوجا کرتے تھے اس لئے سیاسی مصلحتوں کے تحت انہیں شیومہاراج (ہندو دیوتا) کو اپنانے میں دشواری نہ ہوئی۔ انہوں نے اپنے جھنڈے پر آنندی بیل کی شبیہ بنائی۔ جو شیوجی کی علامت ہے۔

جب گندھارا پر سفید ہوتوں نے حملے کئے اور اس کو تباہ و برباد کیا۔ سانگ یان جو 520ء میں یہاں آیا وہ چینی زائر تھا۔ اس نے اس ملک کی تباہ حالی اور بربادی کا ذکر کیا ہے جو سفید ہوتوں کے ہاتھوں ہوئی۔ ہیوں سانگ مشہور چینی زائر جو ساتویں صدی میں یہاں آیا اس نے بدھ مرکز کی تباہی کا ذکر کیا ہے۔ گندھارا کی ایک ہزار سالہ رنگا رنگ تاریخ میں صرف دوسو سال تک اپنے آبائی لوگوں کے کنٹرول میں رہا۔ سر جان مارشل لکھتے ہیں کہ گندھارا کی اس قسم کی تاریخ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بات حیران کن نہیں کہ اس کے کلچر میں ہر قسم کا رنگ پایا جاتا ہے۔

چنانچہ گندھارا آرٹ اور بدھ مت کے زوال کے بعد نہ تو گندھارا آرٹ کبھی سنبھل سکا اور نہ ہی بدھ مت اپنے عروج کے سورج کو دوبارہ طلوع کرسکا۔

شمسی تختے

کئی ممالک میں چھتوں پر تختے (Shingle) لگائے جاتے ہیں تا کہ ان پر پانی کھڑا نہ ہو۔ (چھت میں کھڑا پانی پورے مکان کی دیواریں خراب کر دیتا ہے)۔ اب ایک امریکی کمپنی، ڈاؤ کیمیکل نے ایسے شمسی (سولر) پینل ایجاد کئے ہیں جو تختوں کی شکل میں ہیں۔ یعنی ایک تیر سے دو شکار والی بات ہوگئی۔ بارش ہو تو یہ خصوصی تختے پانی بہائیں گے جبکہ سورج نکلا ہوا ہو تو شمسی توانائی جذب کر کے بجلی بنائیں گے۔

یہ تختے اسفالٹ اور تانبے سے بنے شمسی پینلوں کا ملاپ ہے۔ ایک چھت پر جتنے زیادہ شمسی تختے نصب ہوں وہ اتنے ہی زیادہ بجلی بنائیں گے۔ دلچسپ بات یہ کہ امریکہ و یورپ میں عام دستیاب اسفالٹ تختوں کی نسبت ان کی قیمت بھی 10 تا 15 فیصد کم ہے۔ ڈاؤ کمپنی کو یقین ہے کہ جوں جوں رکازی ایندھن پر انحصار کم ہوگا، شمسی تختوں کی مانگ بڑھ جائے گی۔ وہ 2020ء تک ان کے ذریعے سالانہ دس ارب ڈالر کمانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ انہیں نصب کرنا بھی آسان ہے۔ کمپنی کا دبئی میں دفتر بھی ہے۔

(سنڈے ایکسپریس 3 جنوری 2010ء)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم عبدالمتین طاہر صاحب معلم سلسلہ چک 222/9R بہاولنگر تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ 222/9R بہاولنگر کے دو بچوں توحید احمد اور عاقب رضا اور دو بچیوں عائشہ مشہود اور مزمل سرور کو پہلی بار ناظرہ قرآن کریم ختم کرنے کی توفیق ملی۔ مورخہ 13 مئی 2011ء کو تقریب آمین ہوئی خاکسار نے بچوں سے قرآن کریم سنا۔ اس کے بعد مکرم صدر صاحب نے دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو قرآن کریم پڑھنے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم طاہر احمد سندھو صاحب کارکن تزئین ربوہ کمیٹی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو خدا تعالیٰ نے مورخہ 8 جون 2011ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے بابرکت تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام توحید احمد عطا فرمایا ہے جو مکرم چوہدری عنایت علی صاحب سندھو جسوکی ضلع گجرات حال دارالعلوم جنوبی بشیر ربوہ کا پوتا اور مکرم محمد اکرم باجوہ صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ بھاگووال ضلع سیالکوٹ کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

پتہ درکار ہے

مکرم شہر یار مبارک صاحب ولد مبارک احمد صاحب نے مورخہ 30/اکتوبر 2004ء کو صابو بھڈیار ضلع سیالکوٹ سے وصیت کی تھی بعدازاں NE-1194FC ڈھوک فرمان علی چکلالہ روڈ راولپنڈی شفٹ ہو گئے تھے۔ ان کا جون 2007ء تک دفتر وصیت سے رابطہ رہا ہے۔ اس کے بعد سے لے کر تا حال ان کا دفتر وصیت سے رابطہ منقطع ہے۔ اگر مکرم موصی صاحب خود یا ان کے عزیز و اقارب یہ اعلان پڑھیں تو براہ کرم دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

مکرمہ نگار یاسمین صاحبہ زوجہ عبیداللہ علیم صاحب وصیت نمبر 51346 نے مورخہ یکم ستمبر 2005ء کو گلشن اقبال کراچی سے وصیت کی تھی۔ موصیہ صاحبہ سے دفتر وصیت کا رابطہ نہیں ہو رہا۔ موصیہ صاحبہ کے کسی عزیز یا رشتہ دار کو ان کے موجودہ ایڈریس کے متعلق علم ہو تو دفتر وصیت کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم رشید احمد ضیاء صاحب آنریری کارکن لوکل انجمن احمدیہ ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

میری خواہر نسبتی محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب کاہلوں چک 117/R.B دھاروالی ضلع ننکانہ بغرض علاج اپنے بھانجے و داماد مکرم شفیق احمد صاحب کے پاس نصیر آباد رحمٰن آئی ہوئی تھیں۔ مگر تمام علاج معالجہ کے باوجود خدا کی تقدیر غالب آئی اور آپ مورخہ 9 جون 2011ء کو وفات پا گئیں۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم ظفر ناز صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری محمد افضل صاحب نائب صدر نصیر آباد رحمٰن نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے اپنی یادگار ایک بیٹا مکرم شہباز احمد صاحب اور پانچ بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ سوگواران میں آپ کے ضعیف العمر والد مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب سابق کارکن ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ جو کہ صاحب فراش ہیں چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد رفیق خان صاحب راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ بنت حضرت ڈاکٹر فضل کریم صاحب آف شکر گڑھ رفیق حضرت مسیح موعود مورخہ 7 مئی 2011ء کو راولپنڈی میں وفات پا گئیں۔ مورخہ 9 مئی کو بیت مبارک میں نماز جنازہ کے بعد بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں میرے علاوہ چار بیٹے مکرم ڈاکٹر محمد شفیق طاہر صاحب کینیڈا، مکرم میجر (ر) محمد زبیر صاحب راولپنڈی، مکرم محمد منور عابد صاحب جرمنی، مکرم محمد وسیم زاہد صاحب لندن اور ایک بیٹی مکرمہ ڈاکٹر مبشرہ جبیں صاحبہ لاہور چھوڑی ہیں احباب سے ان کی مغفرت بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے تفسیر القرآن انگریزی کی اشاعت

سیدنا حضرت مصلح موعود نے 20 جون 1947ء کو خطبہ جمعہ میں قادیان میں یہ اعلان فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے انگریزی زبان میں ترجمہ اور تفسیر القرآن کی پہلی جلد شائع ہو گئی ہے۔ یہ جلد ساڑھے بارہ سو صفحات پر مشتمل تھی اور اس میں پہلے دس پاروں کا ترجمہ و تفسیر شامل تھی۔ اس تفسیر القرآن کی خاص بات یہ تھی اس کے شروع میں 272 صفحات پر مشتمل حضرت مصلح موعود کے قلم سے تحریر شدہ دیباچہ تفسیر القرآن شامل ہے۔ جو بعدازاں الگ کتاب کی صورت میں بھی اور کئی زبانوں میں ترجمہ کر کے بھی شائع ہوتا رہا۔ اس دیباچہ کا انگریزی ترجمہ کرنے کی سعادت محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے کینٹب اور حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے حصے آئی۔

اس ترجمہ و تفسیر القرآن کی تاریخ محترم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی نے اپنی کتاب حیات بشیر میں بیان کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے ہزاروں روپیہ خرچ کر کے قرآن کریم کا جو انگریزی ترجمہ شروع میں کر دیا تھا وہ تو جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے 1914ء میں لے کر لاہور آ گئے اور یہاں احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور نے اسے اپنے طور پر شائع کر دیا۔ اس کے بعد حضرت مصلح موعود نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو نیا ترجمہ مع تفسیری نوٹوں کے مرتب کرنے کا حکم دیا۔

1933ء میں حضرت مصلح موعود نے اس کام میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو بھی شامل فرما دیا۔ اب دونوں نے مل کر اس خدمت کو سرانجام دینا شروع کر دیا۔

محترم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی نے اس کام کی جو تاریخ مرتب کی ہے اس کا ملخص یہ ہے کہ حضرت مصلح موعود نے اس کام کی تکمیل کے لئے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو لندن بھیجا جو تین سال وہاں مقیم رہ کر یہ کام کرتے رہے۔ مئی 1942ء میں حضرت مصلح موعود نے اس کام کی جلد تکمیل کے لئے جماعت احمدیہ کے قابل اور فاضل حضرات کا ایک بورڈ مقرر کر دیا۔

محترم شیخ صاحب لکھتے ہیں۔ قادیان میں کوٹھی دارالحمد ترجمہ قرآن کا دفتر تھا۔ یہاں راقم الحروف نے بارہا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت مولانا شیر علی صاحب اور حضرت ملک غلام فرید صاحب کو نہایت انہماک اور محنت کے ساتھ ایک میز پر یہ کام کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ایک ایک لفظ پر بحثیں ہوتی تھیں۔ ایک ایک آیت کے متعلق دیکھا جاتا کہ قدیم مفسرین نے اس کے کیا معنے کئے ہیں؟ احادیث میں اس کے متعلق کیا لکھا ہے؟ حضرت مسیح موعود نے اس کی کیا تفسیر فرمائی ہے۔

محترم شیخ صاحب نے لکھا ہے کہ ابھی پہلی جلد کے فرموں کی جزبندی نہیں ہوئی تھی اور سارے فرمے سول اینڈ ملٹری پریس لاہور میں رکھے ہوئے تھے کہ ملک کے سیاسی حالات بڑے مخدوش ہو گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد پر احتیاط اور حفاظت کی غرض سے سارے فرمے اٹھا کر قادیان لے آئے اور یہیں پر جزبندی شروع ہوئی۔ اب ملکی حالات اور خراب ہو گئے اور قادیان میں ہر لحظہ خطرہ بڑھتا گیا۔ پھر حضرت مصلح موعود نے حکم دیا کہ غیر معمولی عجلت کے ساتھ تمام قرآن شریف فوراً لاہور پہنچا دیا جائے۔ چنانچہ یہ تمام فرمے ایک بڑی لاری میں بھر کر لاہور بھجوا دیئے گئے۔ اس کے بعد حضرت مولوی شیر علی صاحب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت ملک غلام فرید صاحب بھی لاہور آ گئے مگر افسوس کہ اس بورڈ کے سب سے سینئر ممبر حضرت مولانا شیر علی صاحب کا 13 نومبر 1947ء کو انتقال ہو گیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حفاظت مرکز قادیان کے معاملات میں پہلے ہی زیادہ مصروف ہو چکے تھے۔ لہٰذا سارا کام حضرت ملک غلام فرید صاحب کے سر آ پڑا۔ بہرحال پہلی جلد کے تیرہ سال کے بعد دوسری جلد دسمبر 1960ء میں شائع ہوئی اور تیسری اور آخری جلد مارچ 1963ء میں شائع ہو سکی۔ تینوں حصوں کی مجموعی ضخامت 3193 صفحات ہے۔ یہ کام 1915ء میں شروع ہوا اور قریباً پچاس سال کی پیہم کوششوں کے بعد 1963ء میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔

(تاریخ جلد 10 صفحہ 665)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے بہاولپور، ملتان اور رحیم یار خان کے اضلاع کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

کیپسول ذیابیطس
بلڈ شوگر کو کنٹرول کرنے کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

خبریں

قومی اسمبلی ، پی پی کے ارکان کا وزیر خزانہ کی تقریر کا بائیکاٹ

قومی اسمبلی میں پیپلز پارٹی کے ارکان نے زرعی مصنوعات پر جی۔ایس۔ٹی کے خلاف وزیر خزانہ عبدالحفیظ شیخ کی تقریر کا غیر اعلانیہ بائیکاٹ کر دیا۔ وزیر اعظم گیلانی سے ملاقات میں ان ارکان اسمبلی نے اپنے تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ وزیر خزانہ کی تقریر نہیں سن سکتے۔ ان ارکان کا کہنا تھا کہ انکم ٹیکس کے نفاذ اور وصولی کے بعد زرعی مصنوعات پر ٹیکس لگانا ناانصافی ہے۔

ڈرون حملوں کے خلاف سینٹ میں شدید احتجاج

امریکہ کی جانب سے قبائلی علاقوں میں مسلسل ڈرون حملوں کے خلاف ایوان بالا میں ارکان نے سخت احتجاج کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ پارلیمنٹ کی قراردادوں کی روشنی میں نیٹو کی پاکستان کے راستے ایندھن فراہمی منقطع کر دے۔ امریکہ قبائلی علاقوں میں حملے کر کے اس سوچ کو پروان چڑھا رہا ہے کہ دنیا کے کسی بھی ملک میں اگر کسی علاقے پر حکومت کی عمل داری نہیں ہو گی تو امریکہ یو این میں قرارداد پیش کر کے اس پر حملے کر سکے گا۔

سلیم شہزاد قتل کیس ، سپریم کورٹ کا حکومت سے جواب طلب

سپریم کورٹ کے تین رکنی بنچ نے صحافی سلیم شہزاد کے قتل کی تحقیقات کیلئے وزارت داخلہ، اطلاعات اور قانون کے سیکرٹریز کو نوٹس جاری کرتے ہوئے تحریری جواب طلب کر لیا ہے۔ عدالت نے اس کیس میں پولیس کا تفتیشی ریکارڈ بھی پیش کرنے کا حکم دیا ہے جبکہ عدالت نے اسلام آباد اور پنجاب کے آئی جی پنجاب پولیس سے پروگریس رپورٹ طلب کر لی ہے اور تفتیش افسران کو آئندہ سماعت پر عدالت میں پیش ہونے کا حکم دیا ہے۔

قوم کے اربوں روپے لوٹ لے گئے

نیشنل بینک ایمپلائز ویلفیئر فنڈ فراڈ کیس میں سپریم کورٹ نے ایف آئی اے کی جانب سے تاحال مقدمہ درج نہ کرنے پر برہمی کا اظہار کیا ہے۔ چیف جسٹس نے کہا کہ قوم کے اربوں روپے لوٹ لئے گئے اور ایف آئی اے صرف تماشا دیکھ رہی ہے، اتنی بڑی بدعنوانی کی گئی پھر بھی ادارے نے آنکھیں بند کی ہوئی ہیں۔

پاکستان اور امریکہ کا دہشت گردی کے خلاف مشترکہ فورس تشکیل

پاکستان اور امریکہ نے دہشت گردی کے خلاف مشترکہ فورس تشکیل دے دی ہے۔ امریکی اخبار ”واشنگٹن پوسٹ“ کی رپورٹ کے مطابق اس مشترکہ فورس کی تشکیل کا مقصد یکطرفہ جنگی کارروائیوں پر پاکستان کی شکایات کو دور کرنا ہے۔

پٹرول کی قلت کی ذمہ دار اٹک آئل ریفائنری ہے

وزارت پٹرولیم وقدرتی وسائل نے ملک میں پٹرول کی قلت کی تمام تر ذمہ داری اٹک آئل ریفائنری پر ڈال دی ہے اور موقف یہ اختیار کیا کہ اٹک آئل ریفائنری بند ہونے کی بناء پر تیل کی پیداوار اچانک کم ہو گئی۔ قائمہ کمیٹی کے چیئرمین سردار طالب حسن نکئی نے کہا کہ وزارت کا کہنا ہے کہ چند دنوں میں درآمدی پٹرول پاکستان پہنچ جائے گا جبکہ اٹک آئل ریفائنری بھی دوبارہ اپنی پیداوار شروع کر دے گی جس سے صورتحال معمول پر آ جائے گی۔

یورپی یونین پاکستان کو 22 کروڑ 50 لاکھ یورو دے گی

یورپی یونین پاکستان کو تین سالہ اقتصادی پروگرام کے تحت 22 کروڑ 50 لاکھ یورو فراہم کرے گی جبکہ جرمن پاکستان کو تعلیم، توانائی، صحت اور حکومتی انتظامی مشینری کی اصلاح کیلئے 7 کروڑ 80 لاکھ یورو امداد فراہم کرے گا۔

پاک بھارت سیکرٹری خارجہ مذاکرات 23 جون کو اسلام آباد میں ہوں گے

پاکستان اور بھارت کے درمیان دوروزہ سیکرٹری خارجہ مذاکرات 23 اور 24 جون کو اسلام آباد میں ہوں گے۔ پاکستان دفتر خارجہ کے ترجمان کی جانب سے مذاکرات کے شیڈول کا اعلان کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان ہونے والے ان مذاکرات میں مسئلہ کشمیر، دوستانہ وفود کے تبادلوں اور باہمی اعتماد سازی کے اقدامات سمیت امن وسلامتی پر تبادلہ خیال ہو گا۔

یوٹیلیٹی سٹورز پر 30 سے زائد اشیاء 30 روپے تک مہنگی

یوٹیلیٹی سٹورز کارپوریشن (یو ایس سی) نے گھی، مصالحہ جات، واشنگ پاؤڈر سمیت 30 سے زائد اشیاء کی قیمتوں میں 2 روپے سے 30 روپے تک اضافہ کر دیا گیا۔ نئی قیمتوں کا اطلاق فوری طور پر ہو گا۔

20 کلو آٹے کا تھیلا 15 روپے مہنگا

صوبائی دارالحکومت میں فلور ملوں نے 20 کلو آٹے کے تھیلے کی قیمت میں 15 روپے اضافہ کر دیا جس سے ایکس مل 512 سے بڑھ کر 527 روپے اور پرچون قیمت 520 سے بڑھ کر 535 روپے ہو گئی۔

ربوہ میں بارش ، موسم خوشگوار

ملک کے شمال مشرقی علاقوں میں پری مون سون بارشوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ربوہ میں موسلادھار بارش نے رنگ جما دیا، گرمی سے مرجھائے چہرے کھل اٹھے۔ بارش سے گرمی کا زور کم اور موسم خوشگوار ہو گیا۔

ربوہ میں طلوع وغروب 20 جون

طلوع فجر	3:32
طلوع آفتاب	5:01
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	7:19

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

ہر فرد۔ ہر عمر۔ ہر پیچیدگی کا فطری علاج
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ گلی عامر کلر لیب: 0344-7801578

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

سٹار اکیڈمی میں
فارن کوالیفائیڈ ٹیچر کی زیر نگرانی
درج ذیل کلاسز میں داخلہ شروع
کوچنگ کلاسز نرسری تا ایف ایس سی
آغا خان بورڈ کے معیار کے مطابق
بی اے، بی ایس سی، ایم اے۔ انگلش، میتھ
سپوکن انگلش A1-IELTS آن لائن انٹرنیٹ میڈیا
ایڈیٹنگ۔ کیمرہ ورک، گرافک ڈیزائننگ، میڈیا
پروڈکشن، مکمل کورس فوٹو گرافی
کالج روڈ دارالنصر غربی ربوہ
مزید معلومات کیلئے: 6213786,03335298174

FR-10

ہر علاج ناکام ہو تو ہولزمک ہومیو پیتھی
سے شفا ممکن ہے۔ علاج/تعلیم/جاب/تعارف کے لئے
بانی ہومیو پیتھک ڈاکٹر سجاد
0334-6372030
047-6214226

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے
کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

Love For All Hatred For None
BOJAZ CHASH & CARRY
GAS LINES C.N.G
L.P.G Station
Petroline Filling Station
اسلام آباد ہائی وے پر ہتر اڑ روڈ کے سنگم پر
پل کھنہ گزر کر اسلام آباد
Tel: 051-2614001-5

COSMEDERM LASER کوسمیڈرم لیزر
غیر ضروری بالوں کا مستقل خاتمہ ● ایشیائی جلد کیلئے جدید ترین مشین
Other Available Treatments acne acne scarring, fillersbotox, pigmentation, hair transplant
147-M Gulberg 3- Off Ferozepur Road Lahore
0321-4431936,By appt only
042-35854795
RWP Branch 0333-5221077